مولانا تسبیح اللہ شہزاد حقانی
فاضل و متخصص دار العلوم حقانیہ

بھینس کی قربانی پر ایک تحقیقی جائزہ

عصر حاضر کے پُرفتن دور میں مذہب اور مذہبی شخصیات سمیت احکام شرعی کے خلاف اسلام دشمن عناصر مختلف کمین گاہوں سے بے جا اعتراضات کے تیر برسانے کی ناپاک جسارت میں شب وروز مصروف عمل ہیں۔ تو دوسری طرف بدقسمتی سے فروعی اختلافات کا بازار بھی گرم ہے۔ اس میں سے ایک اہم مسئلہ بھینس کی قربانی کا ہے جس کو بعض حضرات بہت شد و مد سے اچھالتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بھینس کی قربانی کے جواز کو دلائل اور براہین سے منقح کیا جائے تاکہ جو منکرین اس بارے میں شکوک وشبہات پیدا کر رہے ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کیلئے بہت سارے جانوروں کو حلال قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على مارزقهم من بهيمة الأنعام فالهكم اله واحد فله' اسلموا وبشر المخبتين "[1]

اور ہم نے ہر قوم کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ ان جانوروں پر اللہ تعالیٰ کے نام کو یاد کریں' جو ہم نے ان کو بطور رزق دیئے ہیں' تو تمہارا معبود ایک ہی ہے' اس کے آگے سر جھکاؤ اور عاجزی کرنے والے بندوں کو خوشخبری سنا دو۔

اس آیت کریمہ سے تمام حلال جانور مراد ہیں۔ مگر عبارت النص (بھیمۃ الانعام) سے عام طور پر تین قسم کے جانور لئے جاتے ہیں اور شریعت کی رو سے ان ہی تین اجناس کی قربانی جائز ہے۔ ۱۔ اونٹ ۲۔ گائے ۳۔ بھیڑ بکریاں ان ہی جانوروں کو قربانی کے لئے متعین کیا گیا ہے' چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے:

"الأضحية من الأبل و البقر و الغنم" [2]

قربانی اونٹ' گائے' اور بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں دوسرے جانوروں کی قربانی جائز نہیں اور اسی پر علماء کا اجماع ہے۔ وقد أجمع العلماء على أن الضحايا لاتجوز إلا من بهيمة الأنعام كالابل و البقر و الغنم [3]

اس پر علماء کا اجماع ہے کہ قربانی جائز نہیں مگر چوپایوں کی جیسے اونٹ' گائے اور بھیڑ بکریاں۔

مذکورہ تین قسم کے اجناس کی قربانی کا جواز ثابت ہے جس کے کل پانچ جوڑوں کی دس اقسام بنتی ہیں۔ اس کی وضاحت درج ذیل ہے۔

(۱) **الغنم کی معنوی حیثیت:** یہ اسم جنس ہے اس کا اطلاق جمع پر ہوتا ہے اس کے علاوہ اغنام، غنوم اور اغانم بھی استعمال ہوتے ہیں، جبکہ اس کا مفرد لفظ (شاۃ) آتا ہے۔

لغت کے امام محمد ابو بکر الرازی لکھتے ہیں: "الغنم، اسم مونث، موضوع للجنس یقع علی الذکور و الاناث وعلیها جمیعا۔"[۱۴]

یہ اسم مونث ہے، جنس کے لئے وضع ہوا ہے، جبکہ مذکر و مونث دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

لفظ غنم چار قسم کے جانوروں پر مشتمل ایک مجموعہ کا نام ہے، جیسے (۱) بھیڑ، (۲) مینڈھا (۳) بکرا (۴) بکری۔

علامہ شہاب الدین ابوعمرو لکھتے ہیں: الغنم: القطیع من المعزو الضأن لا واحدله من لفظه[۵]

معز اور ضان غنم کا حصہ ہے۔ اس کے واحد کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔

معز اور ضأن دونوں میں فرق یہ ہے کہ: المعز ذو الشعر من الغنم خلاف الضأن وهو اسم جنس واحد ماعزج'' امعز و معیز [۶] معز بال والے بکریوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ اسم جنس ہے، اس کا مفرد ماعز اور جمع امعز اور امعیز آتی ہے الضأن ذو الصوف من الغنم [۷]

ضان غنم کی اون والی قسم ہے یعنی بھیڑ۔

دوسری زبانوں کے مقابلہ میں عربی زبان اپنی وسعت معنوی میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ اسی وجہ سے غنم میں بھیڑ بکریاں دونوں اجناس شامل ہیں۔ قرآن مجید میں بھیڑ بکریوں کے لئے لفظ غنم تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

(۱) ومن البقر و الغنم حرمنا علیهم......[۸] (۲) اذ نفشت فیه غنم القوم......[۹]

(۳) وأهش بها علی غنمی ......[۱۰] جبکہ معز اور ضأن قرآن مجید میں ایک ایک مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

ثمٰنیة ازواج من الضأن اثنین ومن المعز اثنین [۱۱]

حاصل آنکہ غنم اسم جنس ہے جو ضأن اور معز دونوں کو شامل ہیں۔ جس کے چار مذکورہ اقسام بنتے ہیں۔

(۲) **الابل کی معنوی حیثیت:** قربانی کے مذکورہ تین اجناس میں سے دوسری قسم ابل ہے۔ قرآن مجید میں دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ومن الأبل اثنین ومن البقر اثنین [۱۲] افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت [۱۳] لفظ ''ابل'' بھی تقریباً غنم جیسا ہے امام محمد ابی بکر الرازیؒ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الابل کالغنم فی جمیع ماذکرناه [۱۴]

ابل، غنم جیسا ہے، ان تمام صفات میں جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی اسم جنس ہے ابل، ابل دونوں مستعمل ہوتے ہیں، یہ جمع کے معنی دیتا ہے، اس کا مفرد مستعمل نہیں ہوتا۔[۱۵]

اونٹ کے اور بھی اسماء ہیں مگر قرآن مجید میں دوسرا لفظ ''جمل'' صرف ایک مرتبہ استعمال ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط [۱۶]

جمل کی جمع جمال ' اجمال ' جُمُل ' جمالة " جمالات اور جمائل آتی ہے اس کا اطلاق اونٹنی پر شاذ و نادر ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں :شربت لبن جملی [17] میں نے اپنی اونٹنی کا دودھ پیا۔

(۳) البقر کی معنوی حیثیت: قربانی کے اجناس کی تیسری قسم بقر ہے' قرآن مجید میں نو (۹) مرتبہ استعمال ہوا ہے' پانچ مرتبہ سورۃ البقرۃ میں' دو مرتبہ سورۃ الانعام میں اور دو مرتبہ سورۃ یوسف میں جو مختلف معانی کا متقاضی ہے۔

البقرۃ: بقر بقراً سے ماخوذ ہے' جس کے معانی پھاڑنے اور کھولنے کے آتے ہیں۔زراعت میں چونکہ بیل زمین کو جوتتے اور پھاڑتے ہیں' اس لئے اسے ''البقرۃ'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔البقرۃ اسم جنس ہے' جس کا اطلاق مذکر اور مؤنث دونوں پر ہوتا ہے' جیسے لغت کے مشہور امام ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری لکھتے ہیں:

البقرہ اسم جنس و البقر تقع علی الذکر و الانثی ' و انما دخلته الهاء علی انه واحد من جنس و الجمع البقرات [18]

بقر اسم جنس ہے اور بقرہ مذکر و مونث دونوں کو شامل ہے' اس پر "ھا" وحدت کیلئے ہے اس کی جمع بقرات آتی ہے۔

مشہور نحوی امام مبرد نے ''الکامل'' میں لکھا ہے کہ "البقرۃ" تمیز کے طور پر یوں استعمال کریں گے۔مذکر کیلئے "ھذا بقرۃ" (یہ ایک بیل ہے) اور مؤنث کیلئے ھذہ بقرۃ (یہ ایک گائے ہے) [19]

بھینس کی قربانی: لفظ بقرۃ میں معنوی وسعت کے بناء پر لفظ جاموس (بھینس) اس میں داخل ہے' یہی وجہ ہے کہ فقہاء امت بھینس اور گائے کے لئے شریعت مطہرہ کی رو سے ایک ہی قسم کے احکامات کے قائل ہیں اور مشاہدہ بھی ہے کہ بھینس و گائے کا دودھ' مکھن' دہی اور گوشت ایک جیسے استعمال کئے جاتے ہیں۔

بعض حضرات بھینس کی قربانی ناجائز قرار دیتے ہیں اور عدم جواز کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ بھینس کا تذکرہ قرآن و سنت میں نہیں ہے لہٰذا اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے' اور یہ حضرات لفظ جاموس کی مستقل نام سے مغالطہ میں پڑے ہیں۔عبارت النص (بھیمۃ الانعام) میں بھینس داخل ہے' کیونکہ یہ بھی ایک حلال جانور ہے اور احادیث میں بقر کے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں' جس کی بنا پر بھینس گائے کی ایک قسم سمجھی جاتی ہے۔

ذخیرہ احادیث میں بھینس کے عدم تذکرہ کی وجہ: ذخیرہ احادیث میں لفظ جاموس وارد نہیں ہوا ہے' کیونکہ حضور اقدس ﷺ جامع الکلمات تھے' جوامع الکلم کے تحت اگر لفظ جاموس کا تذکرہ نہیں' تو بقر کا تذکرہ احادیث میں ضرور ہے' بقر ایک جامع کلمہ ہے۔معنوی وسعت کے بناء پر لفظ جاموس اس میں داخل ہے۔

بلاد عرب اور بھینس: بھینس ہندوستانی جانور ہے' اس جانور کو سب سے پہلے ہندوستان سے آل مہلب نے بلاد عرب منتقل کیا تھا' یہ اموی دور تھا اس سے پہلے اہل عرب اس جانور سے خوب واقفیت نہیں رکھتے تھے کیونکہ بنو مہلب نے اپنی حکومت و امارت کے زمانہ میں شام' بصرہ و عراق کے ساحلوں میں انکو رکھا' جس وقت ۱۰۶ھ میں سندھ میں شدید قحط پڑا'

یہاں کے جاٹوں (ہندوستان کا ایک قبیلہ جو سواحل ہند پر آباد تھے) کو بلاد فارس اور عرب سے جاکر آباد کیا گیا تھا' جو بھینسوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ مسعودی نے کتاب ''التنبیہ والاشراف'' میں لکھا ہے:

ومنذ يومئذ صارت الجواميس بالشام ولم تعرف هنالك' وقيل ان بداء الجواميس بالثغر الشامي وسواحل الشام من جواميس كانت ال المهلب ببلاد البصرة و البطائح والطفوف فلما قتل يزيد بن المهلب نقل يزيد بن عبد الملك بن مروان كثيراً منها إلى هذه النواحي [20]

اس وقت سے شام میں بھینس پائے جانے لگی' اس سے پہلے وہاں کے باشندے ان کو نہیں جانتے تھے' ایک قول کی رو سے شام کی سرحد اور سواحل میں بھینسوں کی ابتداء آل مہلب کی بھینسوں سے ہوئی' جو بصرہ' بطائح اور سواحل میں تھیں' یزید بن مہلب کے قتل کے بعد خلیفہ یزید بن عبدالملک نے ان کی بہت سی بھینسوں کو نواحی شام میں منتقل کردیا۔

علامہ مسعودی کی اس رائے سے ہم متفق ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے پہلے اہل عرب بھینس کو نہیں جانتے تھے بلکہ حجاز مقدس اور بلاد عرب میں یہ جانور غیر معروف اور ناپید اس لئے تھی کہ عرب اکثر علاقہ خشک پہاڑی' غیر ذی زرع اور زیادہ تر ریگستانی صحرا اور بیابان ہے' جہاں گھاس اور پانی کی کمی تھی' ایسے بے آب وگیاہ علاقہ میں بھینس پالنا بہت دشوار ہے' بنابریں یہ جانور بلاد عرب میں غیر معروف تھا' یہی وجہ ہے کہ جاموس عربی کلمہ نہیں بلکہ فارسی زبان کا کلمہ گاؤ میش سے معرب ہے۔ اگرچہ ۱۰۶ھ میں بھینس بلاد عرب منتقل کی گئی تو وہاں یہ جانور نیا تھا مگر نام پرانا تھا اور جاموس بقر کی ایک قسم سمجھی جاتی تھی' چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری نے لکھا ہے

"لان اسم البقر يتناولهما إذهو نوع منه واوهام الناس لاتسبق اليه في ديار نا لقلته [21]

اس لئے بقران دونوں کو شامل ہے کہ یہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے' مگر ہمارے علاقہ میں بوجہ بھینس کی قلت کے' لوگوں کے ذہن اس طرف سبق نہیں کرتے۔

<u>لفظ بقر کی معنوی وسعت اہل لغت کی نظر میں:</u> عربی زبان اُم اللغات ہے' اس میں ایک لفظ میں کئی معانی پائے جاتے ہیں' بقر کی جامعیت میں لفظ جاموس مضمر ہے' جیسے غنم کی جامعیت بھیڑ بکری کو شامل ہے' اس مسئلہ میں اہل لغت کی طرف رجوع کرنے سے یہی بات سامنے آتی ہے' چنانچہ لغت کے امام ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

والجاموس نوع من البقر' دخيل وجمعه جواميس [22] اور جاموس گائے کی جنس سے ہے اس میں داخل ہے اور اس کا جمع جوامیس ہے۔ بھینس کی تعریف کرتے ہوئے علامہ شہاب الدین ابوعمرو لکھتے ہیں:

"الجاموس: حيوان اهلي من جنس البقر [23] بھینس ایک پالتو جانور ہے جو بقر کی جنس سے ہے۔

بھینس کو گائے کی ایک قسم مان کر اس کی جسامت کو بیان کرتے ہوئے شیخ جبران مسعود لکھتے ہیں:

الجاموس: نوع من البقر ضخيم الجثة جمع جواميس [24] بھینس گائے کی بڑی جسامت والی

ایک قسم ہے اس کی جمع جوامیس آتی ہے۔

بھینس اور گائے ایک قسم کے دونام ہیں جس میں فرق علامہ احمد بن محمد بن علی المقری نے یہ بیان کیا ہے:

الجاموس: نوع من البقر کانه مشتق من ذالک لأنه لیس فیه لین البقر فی استعماله فی الحرث و الزرع و الدیاسة (۲۵)

بھینس گائے کی ایک قسم ہے گویا کہ گائے کی نسل سے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ جس طرح گائے کھیتی باڑی اور گاہنے میں نرم خوئی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے ایسی صلاحیت بھینس کی فطرت میں نہیں ہے۔

مندرجہ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہل لغت اس بات پر متفق ہیں کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔

بھینس ماہرین حیوانات کی نظر میں: اہل لغت کی متفقہ رائے کے بعد ماہرین حیوانات بھی اس بات کے قائل ہیں کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے جیسے علامہ کمال الدین محمد الدمیریؒ گائے کی اقسام تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهی أجناس فمنها: الجوامیس وهی أکثرها البانا و أعظمها أجساما (۲۶)

گائے کی چند اقسام ہیں جن میں سے ایک قسم بھینس کہلاتی ہے جو سب سے زیادہ دودھ دیتی ہے اور اسکا جسم فربہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد امام موصوف بھینس کا شرعی حکم تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حکمه کالبقر (۲۷)

بھینس کا شرعی حکم گائے کی طرح ہے۔

علامہ دمیری اور امام جاحظ دونوں حضرات کے متعلق ماہر حیوانات ہونا مشہور ہیں۔ مگر ان میں صاحب فن امام جاحظ ہے جیسے علامہ عبدالحئی لکھنویؒ نے کشف الظنون کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

وهو کتاب مشهور فی هذا الفن جامع بین الغث و السمین لأن المصنف فقیه فاضل محقق فی العلوم الدینیه لکنه لیس من أهل هذا الفن کالجاحظ (۲۸)

وہ کتاب (کتاب الحیوان للدمیری) اس فن میں مشہور ہے جس میں ہر طرح کی رطب و یابس روایات جمع کئے ہیں۔ اسلئے کہ اس کا مصنف فقیہ فاضل اور علوم دینیہ میں محقق تھے مگر امام جاحظ کی طرح اس فن کا ماہر نہیں ہے۔ اس بات کو مان کر بھی بھینس گائے کی ایک قسم پر کوئی کمزور رائے پیش نہیں کی جاسکتی بلکہ کتاب الحیوان میں علامہ دمیریؒ نے صاحب فن امام جاحظ ہی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ قال الجاحظ: الجوامیس ضأن البقر، و هذا یقتضی أنها أطیب و أفضل من العرب حتی أنها تکون مقدمة علیها فی الأضحیة کما یقدم الضأن فیها علی المعز (۲۹)

امام جاحظ کہتے ہیں کہ بھینس گائے کی قسموں کی گویا بھیڑ کی طرح ہے اس لئے اس قسم کی بھینس کا گوشت عربی النسل گائے سے زیادہ بہتر اور لذت والا ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے قربانی میں مقدم رکھا جاتا ہے جس طرح کہ بھیڑ اور دُنبہ کو بکری پر مقدم رکھا جاتا ہے۔

لفظ بقر محققین فقہاء کی نظر میں: محققین فقہاء نے لفظ ''بقر'' کا معنوی وسعت کو مان کر لغویین کی تقلید اور اہل لغت اور ماہرین حیوانات کی متفقہ رائے کی روشنی میں بھینس گائے کی ایک قسم مان کر قربانی کے جواز کا حکم از روئے شریعت جائز قرار دیا۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے لغت کی کتاب ''المغرب'' کے حوالہ سے لکھا ہے' "الجاموس هو نوع من البقر كما في "المغرب "فهو مثل البقر في الزكوٰة و الأضحية [۳۰]

بھینس گائے جیسی ہے جیسے (لغت کی کتاب) المغرب میں ہے' پس یہ گائے کی طرح زکوٰۃ اور قربانی کے مد میں ہے۔

علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے۔"و الجاموس كالبقر لأن اسم البقر يتنا ولهما إذهو نوع منه [۳۱]

اور بھینس گائے جیسی ہے' کیونکہ بقر کا اسم ان دونوں کو شامل ہے کہ یہ اس کی قسم میں سے ہیں۔اس کے بعد علامہ موصوفؒ نے قربانی کے جانوروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

وتجوز بالجاموس لانه نوع من البقر [۳۲] اور بھینس کی قربانی جائز ہے' اس لئے کہ یہ اس کی قسم ہے۔

صاحب ردالمختار نے بھی یہی لکھا ہے: "الجاموس نوع من البقر' [۳۳] بھینس گائے کی قسم ہے۔

علامہ کاسانیؒ سے بھی یہی منقول ہے: و الجاموس نوع من البقر [۳۴]

تحقیق بالا کا خلاصہ: بھینس کی قربانی قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے' عبارت النص (بهيمة الانعام) میں بھینس داخل ہے' کیونکہ بھینس بھی ایک حلال بہیمہ کے ساتھ بقر کی ایک قسم ہے۔لفظ جاموس کے مستقل نام سے مغالطہ میں پڑے لوگ اس کے قربانی کے عدم جواز کے قائل ہیں' حالانکہ قرآن وسنت میں ''جاموس'' کی عدم استعمال عجمیت کی بناء پر ہے' اور یہ ایک عجمی کلمہ ہے۔ جیسے شیخ علی بن اسماعیل بن سیدہ متوفی ۴۵۸ھ نے لکھا ہے:

الجاموس: نوع من البقر دخيل وهو بالعجمية كوامش [۳۵]

بھینس گائے کی ایک قسم ہے' جو اس میں داخل ہے اور اس کا عجمی کلمہ گاومیش ہے۔

یہ عجمی کلمہ عربی میں فارسی زبان سے منتقل ہوا اور اہل عرب کے زیر استعمال بھی رہا ہے جیسے علامہ ابوبکر محمد بن الحسن الازدی بصری متوفی ۳۲۱ھ لکھتے ہیں: "جاموس اعجمي وقد تكلمت به العرب قال الراجز: رؤية الأقهين الفيل و الجاموسا [۳۶]

جاموس عجمی کلمہ ہے اور اہل عرب نے اس پر کلام کیا ہے جیسا الراجز کہتے ہیں خوش عیش لوگوں کی زندگی کا سرمایہ ہاتھی اور بھینس ہے۔

جاموس عجمی کلمہ ہونے کی بناء پر افصح الناس کیسے استعمال کرتے؟ بلکہ جامع الکلم کا تقاضہ ہے کہ بھینس کو گائے کی ایک قسم مان لیا جائے جیسے لغت کی رو سے غنم بھیڑ بکری دونوں کو شامل ہیں' اسی طرح بھینس گائے کی ایک قسم ہے' اہل لغت' ماہرین حیوانات اور فقہا کرام کی تحقیقات کی روشنی میں بھینس کی قربانی کا جواز روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسم جنس کے اطلاق کی وجہ سے ان اجناس کے پانچ جوڑوں کے کل دس اقسام بشمول تذکیر وتانیث کے بنتے ہیں' جو درج

ذیل ہیں۔ ۱۔اونٹ ۲۔اونٹنی ۳۔گائے ۴۔بیل ۵۔بھینس ۶۔بھینسا ۷۔بھیڑ ۸۔مینڈھا ۹۔بکرا ۱۰۔بکری

﴿ حواشی ﴾

(۱) سورۃ الحج آیت : ۳۴ (۲) البحر الرائق ۸/۱۷۷

(۳) الذبائح فی الشریعۃ الاسلامیہ ، ص ۲۳۳ ، للدکتور عبداللہ عبدالرحیم العبادی المکتبۃ العصویۃ بیروت

۴. مختار الصحاح ص : ۲۸۲ ۵. القاموس الوافی ص ۸۲۸ دارالفکر بیروت

۶. المصدر السابق ص : ۱۰۵۳ ۷. المصدر السابق ۸. سورۃ الانعام آیت: ۱۴۶

۹. سورۃ الانبیا آیت ۷۸ ۱۰. سورۃ طٰہٰ آیت : ۱۸

۱۱. سورۃ الانعام آیت : ۱۴۴ ۱۲. المصدر السابق

۱۳. سورۃ الغاشیۃ آیت : ۱۷ ۱۴. مختار الصحاح ص : ۴۸۲

۱۵. المنجد ص : ۴۶ ۱۶. سورۃ اعراف آیت : ۳۰

۱۷. المنجد ص : ۱۶۷ ۱۸. تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ : ۱/۴۹۳

۱۹. حیوۃ الحیوان الکبریٰ : /۲۰۸ مطبع مصر

۲۰. خلافت امویہ اور ہندوستان ص : ۳۰۴ از مبارکپوری ندوۃ المصنفین ، اردو بازار جامع مسجد دھلی نمبر ۶ ۱ اگست ۱۹۷۵ء

۲۱. بحرالرائق ۴/۲۶۳

۲۲. لسان العرب ۱۱/۳۵۴ ۲۳. القاموس الوافی ص : ۳۴۹ دارالفکر بیروت

۲۴. الرائد معجم لغوی مصری ص : ۲۹۶ للشیخ جبران مسعود دارالعلم للملایین.

۲۵. المصباح المنیر ۱/۱۰۸ للعلامۃ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی المتوفی ۷۷۰ھ مشورات دارالھجر ایران

۲۸. التعلیقات السینہ علی ھامش ، الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنیفۃ ص : ۲۰۴ للإمام أبی الحسنات محمد عبدالحئی الکھنوی قدیمی کتب خانہ کراچی.

۲۹ حیوۃ الحیوان الکبریٰ ۱/۲۰۹ ۳۰. شامی ۲/۲۸

۳۱. بحرالرائق : ۲/۲۱۵ ۳۲. المصدر السابق

۳۳. المحکم والمحیط الاعظم فی اللغۃ ۱/۲۰۱ للشیخ علی بن اسماعیل بن سیدہ المتوفی ۴۵۸ھ المکتبۃ التجاریۃ مصطفیٰ أحمد البازمکۃ المکرمۃ.

۳۴. جمھرۃ اللغۃ ۳/۳۸۸ لأبی بکر بن الحسن الازدی البصری المتوفی ۳۲۱ھ دارصادر.